از عدالت عظمیٰ

2 دسمبر 1952

وشوامترا پریس کریاالیہ

بنام

وشوامترا پریس کے کارکنان۔

ریاست اتر پردیش ------درمیاندار۔

[مہر چند مہاجن، داس اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

اتر پردیش صنعتی تنازات ایکٹ، 1947، ذیلی دفعہ 3, 4-اتر پردیش عمومی فقرات ایکٹ، 1904، دفعہ 10- صنعتی ٹریبونل، چاہے کوئی "عدالت"-چھٹی پر ختم ہونے والے ایوارڈ دینے کے لیے مقرر کردہ مدت-اگلے کام کے دن فیصل شدہ ایوارڈ-ایوارڈ کی میعاد۔

اتر پردیش صنعتی تنازات ایکٹ 1947 کے تحت ایوارڈ دینے کے لیے مقرر کردہ وقت 9 جون 1951 کو ختم ہو گیا۔حکومت نے اس مدت کو 30 جون 1951 تک بڑھا دیا۔30 جون کو عام تعطیل تھی اور یکم جولائی اتوار تھی اور صنعتی ٹریبونل نے 2 جولائی کو اپنا فیصلہ سنایا:

یہ قرار دیا گیا کہ ایک صنعتی ٹریبونل جس میں اتر پردیش صنعتی تنازات ایکٹ، 1947 کے تحت تنازعہ کا حوالہ دیا گیا ہے، اتر پردیش عمومی فقرات ایکٹ، 1904 کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 10 کے معنی میں ایک "عدالت" ہے، اور چونکہ 30 جون اور یکم جولائی کو تعطیلات تھیں، اس لیے 2 جولائی کو دیا گیا ایوارڈ اس بنیاد پر غلط نہیں تھا کہ اسے مقررہ مدت کے اندر نہیں سنایا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 65 سال 1952۔ 17 نومبر 1951 کے ایک ایوارڈ سے اپیل, جو بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کی طرف سے اپیل نمبر 280 سال 1951 کی تھی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے پی کھیتان (ہرنام داس، بشمول)۔

جواب دہندگان کی طرف سے کے۔ بی۔ استھانہ۔ درمیانداری کرنے کے لیے گوپال جی مہروترا۔

2 دسمبر 1952 کو عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے دیا تھا- یہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے لئے اپیل ہے، جس میں کچھ ترامیم کے ساتھ اسٹیٹ صنعتی ٹریبونل، اتر پردیش کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اپیل گزار، وشوامترا پریس کاریالیہ، کانپور، اور جواب دہندگان، وشوامتر پریس کے کارکنوں کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہوا جس کی نمائندگی کانپور سماچار پترا کرمچاری یونین، کانپور نے کی تھی، جس میں کچھ کارکنوں کو چھٹکارے کی آڑ میں مبینہ طور پر نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس صنعتی تنازعہ کو 24 اپریل 1951 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صنعتی ٹریبونل کے حوالے کیا گیا تھا۔ ایوارڈ دینے کا مقرر کردہ وقت 9 جون 1951 کو ختم ہوا اور 9 جون 1951 کو مزید نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں ایوارڈ دینے کا وقت 30 جون 1951 تک بڑھا دیا گیا۔ 30 جون 1951 کو عام تعطیل تھی اور یکم جولائی کو اتوار تھی۔ صنعتی ٹریبونل نے 2 جولائی 1951 کو اپنا حکم دیا اور اسی دن بری عدالت میں اس کا فیصلہ سنایا۔ تاہم اتر پردیش حکومت کا خیال تھا کہ یہ ایوارڈ وقت سے بالاتر اور غلط تھا اور 18 جولائی 1951 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں اس کی مدت کو 3 جولائی 1951 تک بڑھا دیا گیا۔ اس ایوارڈ کو اپیل کنندہ نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا تھا۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کے دلائل کو مسترد کر دیا۔

اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے لیے درخواست دی جسکو اس عدالت نے 21 دسمبر 1951 کو منظوری دی تھی، جو درج ذیل بنیادوں تک محدود تھی:

(1) حکومت کے پاس اصل میں مقرر کردہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایوارڈ دینے کے وقت میں توسیع کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، اور اس وقت کے بعد جج کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ غیر قانونی، غیر موثر، غیر فعال اور کالعدم ہے۔

(2) کسی بھی صورت میں ریاستی حکومت نے ایوارڈ دینے کا وقت 30 جون 1951 تک بڑھا دیا تھا اور اس تاریخ کے بعد جج کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ کالعدم ہے۔

(3) یہ کہ حکومت کی طرف سے 21 جولائی 1951 کو وقت کی توسیع، یہاں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

تک کہ اس سے پہلے توسیع شدہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی، غیر فعال تھا، اور یہ ایک کالعدم ایوارڈ کو جائز ایوارڈ نہیں بنا سکتا تھا۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہان کے درمیان پیدا ہونے والے صنعتی تنازعہ کو اتر پردیش حکومت نے صنعتی ٹریبونل کو اپر دیش صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کے دفعات 3 اور 4 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بھیج دیا تھا۔ اتر پردیش حکومت نے ایکٹ کے دفعہ 3 (ڈی) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دیگر باتوں کے ساتھ ایک حکم جاری کیا تھا جس میں اس کی طرف سے صنعتی ٹریبونلز کو بھیجے گئے صنعتی تنازعات کا فیصلہ فراہم کیا گیا تھا۔ اس حکم کا پیراگراف 16 اس طرح تھا:-

"ٹریبونل یا جج تنازعہ کی سماعت کرے گا اور 40 دن کے اندر اپنا فیصلہ سنائے گا۔ (ہائی کورٹ کے ماتحت عدالت عالیان کی طرف سے منائی جانے والی تعطیلات کو چھوڑ کر) ریاستی حکومت کی طرف سے اس کے حوالے کی تاریخ سے، اور اس کے بعد جلد از جلد تنازعہ کے فریقین، اور ایسے دیگر افراد یا اداروں کو اس کی ایک کاپی فراہم کرے گی جو ریاستی حکومت تحریری طور پر ہدایت کرے۔

بشرطیکہ ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً مذکورہ مدت میں توسیع کر سکتی ہے۔

"پیراگراف 9 جس میں ٹریبونلز کے اختیارات اور افعال کو دیگر باتوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:-

"(9)۔ فیصلہ تحریری طور پر ہوگا، اور اسے بری عدالت میں سنایا جائے گا اواس پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رٹریبونل کے ممبر یا ممبران کے دستخط اور تاریخ ہوں گے جیسا بھی معاملہ ہواس کے اعلان کے وقت ہوسکتا ہے"۔

یہ ہمارے سامنے متنازعہ نہیں تھا کہ مذکورہ پیراگراف 16 کے مطابق شمار کی گئی اصل مدت 9 جون 1951 کو ختم ہوگئی، اور اتر پردیش حکومت نے مدت کو 30 جون 1951 تک بڑھا دیا۔تاہم یہ دلیل دی گئی کہ صنعتی ٹریبونل کو اپنا فیصلہ 30 جون 1951 کو دینا چاہیے تھا، اور نہ کہ 2 جولائی 1951 کو، جیسا کہ اس کا مقصد تھا۔اس بات پر زور دیا گیا کہ عدالت عالیہ کے ماتحت عدالت عالیان کی طرف سے منائی جانے والی تعطیلات کو خارج کرنیکے توضیعات جو مذکورہ پیراگراف 16 میں حاصل کی گئی ہے اس وقت لاگو نہیں ہوتی جب مدت کو کسی خاص تاریخ تک بڑھا دیا گیا تھا۔یہ صرف اس صورت میں لاگو ہوگا جب مدت کو دنوں کی ایک خاص تعداد تک توسیع کی گئی ہو جب ان دنوں کی گنتی کے مقصد کے لیے تعطیلات کو اس طریقے سے خارج کرنا ہوگا جس کا ذکر کیا گیا ہے۔اتر پردیش حکومت نے اس مدت کو 30 جون 1951 تک بڑھا دیا، یہ پیش کیا گیا کہ یہ ایوارڈ کو 30 جون 1951 تک دیا جانا چاہیے تھا، اور بعد میں نہیں اور 2 جولائی 1951 کو دیا گیا، اس لیے وقت سے بالاتر اور غلط تھا۔

یہ دلیل اچھی طرح سے غالب آسکتی تھی لیکن اتر پردیش جنرل فقرات ایکٹ، 1904 کی دفعہ 10 کی توضیعات کے لیے۔یہ دفعہ فراہم کرتا ہے:-

"جہاں کسی متعدہ صوبوں ایکٹ کے ذریعے کسی عدالت یا دفتر میں کسی خاص دن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یا مقررہ مدت کے اندر کسی عمل یا کارروائی کی ہدایت یا اجازت دی جاتی ہے یا کی جاتی ہے، تب اگر عدالت یا دفتر اس دن یا مقررہ مدت کے آخری دن بند ہوتا ہے، تو اس عمل یا کارروائی کو مقررہ وقت میں کیا گیا یا لیا ہوا سمجھا جائے گا اگر یہ اگلے دن کیا جاتا ہے یا لیا جاتا ہے جس کے بعد عدالت یا دفتر کھلا ہوتا ہے۔

صنعتی عدالت 30 جون 1951 کو بند کر دی گئی تھی، جسے عام تعطیل قرار دیا گیا تھا۔ یکم جولائی

1951 اتوار تھی اور یہ صنعتی عدالت کو اختیار تھا کہ وہ اگلے دن اپنا فیصلہ سنائے جس کے بعد میں صنعتی عدالت کھلی تھی یعنی 2 جولائی 1951 کو۔ اس لیے ابتدائی طور پر جو ایوارڈ 2 جولائی 1951 کو سنایا گیا تھا، وہ مقررہ وقت کے اندر تھا۔

لہذا اپیل گزار کے وکیل شری کھیتان نے ہمارے سامنے صرف ایک چیز پر زور دیا کہ صنعتی عدالت اتر پردیش عمومی فقرات ایکٹ کی دفعہ 10 کے معنی میں عدالت نہیں تھی۔ " ان کے بیان کے مطابق عدالت کا مطلب صرف ریاست کی سول عدالت عالیان کے درجہ بندی میں ایک عدالت سمجھا جا سکتا ہے اور ایک صنعتی عدالت اس زمرے میں نہیں آتی ہے۔ ہم شری کھیتان کی اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اتر پردیش صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947، اتر پردیش کا ایک ایکٹ تھا۔ 15 مارچ 1951 کا عام آرڈر، جس میں فیصلہ کے لیے صنعتی تنازعہ کے حوالے کے لئے اور جس طریقے سے اس کا فیصلہ کیا جانا تھا، کو اتر پردیش حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 3 (ڈی)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ذریعے اس کو دیے گئے اختیارات کا استعمال میں جاری کیا تھا۔ بری عدالت میں صنعتی ٹریبونل کے ذریعے فیصلہ سنائے جانے کے لیفراہم کردہ عام آرڈر کے پیراگراف 9(9) میں کہا گیا ہے اور ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ اس بات پر کس طرح زور دیا جاسکتا ہے کہ صنعتی ٹریبونل اتر پردیش عمومی فقرات ایکٹ کے دفعہ 10 کے معنی میں عدالت نہیں تھی۔ اگر صنعتی ٹریبونل اس طرح اتر پردیش عمومی فقرات ایکٹ کی دفعہ 10 کے معنی میں ایک عدالت تھی تو عدالت 30 جون 1951 کو اور یکم جولائی 1951 کو بھی بند تھی، اور فیصلے کا اعلان صنعتی عدالت کے ذریعے اس کے بعد اگلے دن جس دن عدالت کھلی تھی کیا جا سکتا تھا، یعنی 2 جولائی 1951 کو۔ لہذا ہماری رائے میں 2 جولائی 1951 کو جو فیصلہ سنایا گیا تھا، وقت کے اندر تھا اور فریقین کے لیے درست اور پابند تھا۔

مذکورہ فیصلہ اس اپیل کا تعین کرتا ہے، اور اس لیے اپیل اخراجات کے ساتھ مسترد ہو جائے گی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کے لئے ایجنٹ۔ بی۔ پی۔ مہیشوری۔

جواب دہندگان اور درمیاندار کے لیے ایجنٹ؛ سی۔ پی۔ لال۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document